



سوال

(20) جنات کا وجود ایک حقیقت ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جنات کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ آج کل عموماً کنواری اور خوب رو لڑکی پر جن عاشق ہو جاتے ہیں اور مختلف قسم کے با بے اور پیر لٹونے ٹونگے کرتے ہیں، کیا اس قسم کے معاملات نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ہوتے تھے یا صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کے دور خلافت و حیات میں ہوتے تھے، آیا تاریخ میں کوئی صحیح واقعہ موجود ہے؟ (ایک سائل)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جنات ایک مستقل مخلوق ہے جس کا وجود انسانوں کے علاوہ ہے اور ان کی تخلیق آگ سے ہوئی ہے، جیسا کہ قرآن، حدیث اور اجماع سے ثابت ہے۔

شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"لم یخالف أحد من طوائف المسلمین فی وجود الجن"

"مسلمانوں میں سے کوئی گروہ بھی جنات کے وجود کا مخالف نہیں ہے۔ (آکالم المرجان لمحمد بن عبداللہ الشلی ص 5)

جنات کے لڑکیوں پر عاشق ہونے کے عام قصے، جھوٹ و افتراء پر مبنی ہوتے ہیں، بعض عورتوں کو ہسٹریا کی بیماری ہوتی ہے جس کے ہذیان میں وہ عجیب و غریب آوازیں اور دعادی ظاہر کرتی ہیں، مقصد صرف معاشرت یا اپنے مقاصد کی تکمیل ہوتی ہے۔

پیروں وغیرہ کے ٹونے ٹونگے بھی فراڈ اور جادو وغیرہ پر مشتمل ہوتے ہیں جن سے کلی اجتناب واجب یعنی فرض ہے ایسے معاملات کا وجود نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں کبھی نہیں ملتا اور نہ صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین یا تابعین رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں ایسا واقعہ ہوا ہے۔ بعض روایات میں جنات کا انسانی جسم میں داخل ہونے کا صراحتاً ذکر ہے لہذا ان کی اسنادی حیثیت پیش خدمت ہے:

"فرقدا لسنجی عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہم الخ"



(مسند احمد 268، 254، 1/239، الدارمی 1/11-12، ح 19 الطبرانی فی الکبیر 12/57 ح 12460، دلائل النبوة بیہقی 6/182)
فرقد راوی ضعیف ہے۔

دیکھئے تحفۃ الاقویاء فی تحقیق کتاب الضعفاء للبخاری (ص 91 ت 308) وعام کتب ضعفاء، الملب السخیانی نے کہا: "لیس بشی" یہ راوی کوئی چیز نہیں ہے۔ (ایضاً)

2- "عن اسماعیل بن عبد الملك عن أبي الزبير،" عن جابر "ح"

(السنن الدارمی 1/10 ح 17 وعبد بن حمید: 1051، ابن ابی شیبہ 11/490-492 ح 31745، دلائل النبوة لابن نعیم: 281، والبیہقی فی الدلائل، 6/18،
19 التہذیب 1/223، 1224)

اسماعیل بن عبد الملك، جمهور محدثین کے نزدیک ضعیف راوی ہے۔ (تحفۃ الاقویاء ص 13 ت 18)

"مَعْمَرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةٍ الشَّقْفِيِّ....." ح

(احمد 4/173، شرح السنۃ 13/296 ح 3718) معمر نے عطاء کے اختلاط کے بعد ان سے حدیث سنی ہے اور عبد اللہ بن حفص مجہول ہے۔ (دیکھئے تقریب التہذیب
ص 171)

شواہد: نمبر 1 :-

"احمد بن عبد الجبار: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بَكِيرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْمُنْبَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةٍ، عَنْ أَبِيهِ"

(صحیح الحاكم ووافقه الذہبی 618، 617/2 ح 4232)

سیلمان الاعمش مدلس تھے اور روایت عن سے ہے۔

ب :-

"عثمان بن حکیم بن عباد بن حنیف الانصاری عن عبد الرحمان بن عبد العزيز عن يعلى بن مرة "ح" (احمد 4/170)

عبد الرحمان مذکور "لیس بالمشہور" تھا۔ (دیکھئے تجلیل المنفقہ ص 253)

اگر اس سے مراد عبد الرحمان بن عبد العزيز بن عبد اللہ بن عثمان بن حنیف الانصاری الامامی ہو۔ تو یہ سند منقطع ہے کیونکہ وہ 162ھ میں فوت ہوئے اور ان کی عمر 70 سال سے
زیادہ تھی یعنی 90ھ میں پیدا ہوئے تھے یعنی بن مرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کی ملاقات کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

4- مطر بن عبد الرحمان عن بند ابنة الوازع... ح

(احمد کافی جامع المسانید لابن کثیر 12/246، اطراف السنن 5/445 ح 7519، مجمع الزوائد 9/2 تحاف المہرۃ لابن حجر 13/656)

بند ام ابان کی توثیق نامعلوم ہے۔



ابن عمیر اللطبرانی (ج 5 ص 275 ح 5314 عن ابی داود: 5225، واصلہ عند ابی داود 5225 وجمع الزوائد 3، 2/9) میں ایک دوسری روایت بھی ہے جس کی راویہ ام ابان ہی ہے جو کہ معمولۃ الحال ہے۔

5- "عثمان بن ابی العاص (ج 9/3 وصال: وفیہ عثمان بن بسرولم اعرّفه وبقیة رجالہ ثقات"

یہ سند عثمان بن بسر کی جہالت کی وجہ سے ضعیف ہے۔ میرے پاس ان تمام روایات کی مفصل تحقیق کا وقت نہیں البتہ مختصراً عرض ہے کہ میرے علم کے مطابق اس سلسلے کی تمام روایات ضعیف ہیں تاہم یہ صحیح ہے کہ جب شیطان وسوسہ ڈالے تو "أخرج عدواللہ" اسے اللہ کے دشمن! منگل جا، کہنا صحیح ہے جیسا کہ سنن ابن ماجہ (کتاب الطب باب الفزع والارق وما یتوذہر ح 3548 وسندہ صحیح ولہ شاہد فی صحیح مسلم (2203) سے ثابت ہے۔

(شہادت، جنوری 2002ء)

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد 1 - کتاب العقائد - صفحہ 98

محدث فتویٰ